سلسلہ اشاعت ۷۷

الحمد للہ

کہ رسالۂ ہدایت نشان جس میں وہابیہ کی کتب سے متضاد اقوال نقل کرکے روز روشن کی طرح وہابیوں کے تقیہ کا اثبات تام کیا گیا اور کمال تحقیق و وضاحت سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ وہابی علماء عوام الناس کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے واسطے جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسا مسئلہ بیان کرتے اور عمل کرنے لگتے ہیں۔

قابلِ مطالعۂ اہلِ ایمان

مُسمّٰی بہ

وہابیہ کی تقیہ بازی

(مُصنفہ)

شہزادۂ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفٰے رضا قادری برکاتی نوری رضی اللہ تعالٰی عنہ

حسبِ فرمائش:۔ محمد عثمان رضوی مالک رضا آفسٹ

شائع کردہ:۔ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

سوال

محلہ کی مسجد کے پیش امام صاحب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے بیعت ہیں جب یہ الموڑہ آئے تھے محفل میلاد میں شرکت نہ کرتے تھے مگراب میلاد شریف پڑھتے ہیں اور ذکر میلاد (ولادت) مبارک کے وقت قیام بھی کرتے ہیں گو اسے اعتقاداً ضروری نہیں سمجھتے حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو عطائی سمجھتے ہیں یہ مولانا اشرف علی تھانوی کے اوپر حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ بریلوی نے اور چند علمائے حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ ان کی تصنیف کردہ کتاب حفظ الایمان میں رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے متعلق خلاف ادب و تہذیب الفاظ کام میں لائے گئے ہیں جس کا علم غالباً حضور اقدس کو بھی ہو۔

اب سوال دریافت طلب یہ ہے کہ کیا اشرف علی صاحب کے مرید کی امامت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں اگر پڑھی جائے تو کراہت تو نہیں ہے۔

(۲) بالفرض شریعت کی رُو سے اُن کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو تو تقویٰ اور احتیاط کا کیا تقاضا ہے نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ براہِ کرم جواب سوال کا ایک فتویٰ کی شکل میں مرحمت ہو

الجواب:۔ وہابیہ میں تقیہ اہلا گہلا ہوگیا ہے مجلس متقدس میں ذکر میلاد اقدس ہی کے متعلق اُن کا تقیہ ملاحظہ ہو کہ مجلس میلاد شریف وہابیہ کے نزدیک بہر حال ممنوع بدعت اس کا کرنے والا حرام کار گنہگار ہی نہیں بدعتی بدمذہب اور صرف اتنا ہی نہیں مجلسِ میلاد مبارک کو وہابیہ کے پیشواؤں نے ہندوؤں کا سا سوانگ بنایا اور کنہیا کے جنم سے بدتر ٹھہرایا مگر طمع نفع دنیا کے لئے اور وہابیت کا پرچار کرنے کے واسطے اسی وہابیہ کے جعلی شرک و بدعت میں اُن کے تھانوی پیشوا نے شرکت کی نہ صرف

شرکت بلکہ خود بار ہا پڑھی اس اپنے جعلی شرک و بدعت کی بہتی گنگا میں ہاتھ ہی نہیں دھوئے بلکہ سراپا ڈوبے کتاب تذکرۃ الرشید سے تھانوی تقیہ آفتاب نصف النہار کی طرح آشکار۔ جب گنگوہی کو یہ خبر پہنچی کہ تھانوی نے یہ بدعت اختیار کی ہے اس میں مبتلا ہوا ہے جسے براہین قاطعہ مصنفہ گنگوہی از نام انبیٹھی وفتاویٰ رشیدیہ میں ہر حال ناجائز اور کنہیا کے جنم سے بدتر ٹھہرایا ہے گنگوہی نے تھانوی کو لکھا تھانوی نے جو خطوط جوابی لکھے ہیں اُن میں سے ایک میں لکھا کہ میں نے دیکھا کہ وہاں (کانپور) میں بدوں شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں ذرا انکار کرنے سے وہابی کہدیا در پے توہین و تذلیل ہوگئے اور شرکت بھی اس نظر سے کہ اُن لوگوں کو ہدایت ہوگی اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالےٰ سے امید تسامح ہے۔ بہر حال وہاں کانپور میں بدوں شرکت قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیوی منفعت بھی ہے اور مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے الخ" انھیں تھانوی صاحب کی مصدقہ بلکہ تھانوی کا کوری وغیرہ کی چندہ کی مصنفہ کتاب سیف یمانی کی میلاد مبارک و قیام کے متعلق یہ ناپاک نص صریح بھی دیکھئے

"افعال مندرجہ فی السوال (میلاد شریف و قیام میلاد شریف) کا بدعت حقیقی ہونا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہو چکا ہے۔ کوئی شبہہ نہیں کہ ان (یعنی میلاد شریف و قیام میلاد شریف) کی ممانعت حق تعالےٰ شانہ نے قرآن عزیز میں بھی فرمائی اور حبیب ذی شان علیہ صلوٰت الرحمٰن نے احادیث کریمہ میں بھی صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی ان سے الگ رہنے کی تعلیم دی" اور انھیں کے مصدقہ بلکہ ویسی ہی چندہ کی مصنفہ کتاب التلبیسات لدفع التصدیقات ظلماً مسمّیٰ بہ

التصدیقات لدفع التلبیسات میں فریب دہی کیلئے لکھا ہے "اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریف ناجائز و بدعت ہے"، پھر دیکھئے انھیں کی کتاب سیف یمانی ص۱۹ مجلسِ میلاد اگرچہ دوسرے منکرات سے خالی بھی ہو تب بھی عقد مجلس اور اہتمام مخصوص کی وجہ سے بدعت نامشروع ہے اور ایسا ہی فتاوی رشیدیہ کا مضمون ہے "نیز ص۲ پر ہے۔ مجلسِ میلاد منعقد نہ کرنی چاہئے کیونکہ وہ نوایجاد ہے اور ہر نوایجاد گمراہی ہے اور یہ گمراہی جہنم میں لیجانے والی ہے"، "نیز مجلسِ میلاد نہ کی جائے کیونکہ وہ سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ زمانہ خیر القرون کے بعد بُرے زمانہ میں اُس کی ایجاد ہوئی"، "نیز بعض امراء ہر سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے لئے یہ مجلس کرتے ہیں پس یہ مجلس باوجود اُس کے مشتمل ہونے کے بڑے تکلفات پر فی نفسہٖ بدعت ہے اور اُس کو ایسے لوگوں نے ایجاد کیا ہے جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتے ھیں"، "نیز ان تمام عبارات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم سے علمائے مذاہب اربعہ نے اس فعل کو کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھا"، "نیز چاروں مذاہب کے علماء اس عملِ میلاد کی مذمت پر متفق ہیں"، یوہیں مسئلہ علمِ غیب میں بھی وہابیہ کی تقیہ بازی دیدنی ہے۔ اُنکا اصل مذہب تو یہ ہے کہ "اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے۔ سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے"، فتاوی رشیدیہ جلد ۳ ص۲۶ نیز فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص۱ "یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے" نیز اس میں "ہر چہار مذاہب وجملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں"، (مسئلہ علم غیب ص۲) معاذ اللہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ وہابیہ کے امام

گنگوہی نے اِس وہابی عقیدے کے ثبوت کے لئے براہین قاطعہ میں خود حضور پر اس کا افترا کیا کہ حضور نے ایسا فرمایا اور افترا کو شیخ محدث محقق مطلق شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ کے سر مبارک پر رکھدیا کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے تو بصراحت یہ فرمایا ہے کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است،، نیز تحفہ لاثانی صـ۳۷ فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی سوا خدا کے کسی کو غیب داں جاننا اور کہنا ناجائز لکھا ہے بلکہ اِس عقیدہ کو کفر قرار دیا ہے،، نیز تحفۂ لاثانی صـ۳۸ حنفیہ نے اُس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی علیہ السّلام غیب جانتے تھے،، فتاوی رشیدیہ صـ۳۷-۳۶ جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے۔ نیز تقویۃ الایمان جس کا رکھنا وہابیہ کے نزدیک عین ایمان صـ۶۱ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر نیز صـ۲۵ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن،، نیز صـ۱ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہوجاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیا سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے،، نیز تھانوی صاحب کی حفظ الایمان صـ۸ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے،، والعیاذ باللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظمۃ اللہ ثم رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی وہ کھلی سڑی اشد گالی ہے

جو تھانوی نے بی نکان اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم نبیِ اعظم واختم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں بکی ہے جس پر علمائے عرب وعجم نے تھانوی کی ایسی تکفیر فرمائی ہے کہ جو تھانوی کے اِس قول بد تر از بَول پر مطلع ہو کر تھانوی کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک و تردد کرے وہ بھی کافر وہابیہ، دیوبندیہ کا دربارۂ علمِ غیب اصل عقیدہ تو ان عبارات سے یہ معلوم ہوا مگر بارہا اِس سے مکرتے بھی ہیں۔ تقریروں تحریروں میں مسلمانوں کے فریب دینے کیلئے کھرے سنّی بنتے کے واسطے نفع حاصل کرنے ضرر سے بچنے کے لئے حضور کے علم کا اثبات بھی کرتے ہیں مثلاً تھانوی ہی کی بسط البنان میں دفع الزام کی ناکام سعی کرتے ہوئے حضور کے علم کا اقرار ملاحظہ ہو۔ آخری صفحہ پر لکھا بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ سے میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب میں یہ ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر، حفظ الایمان کی اُس گندی گھنونی نجس ناپاک عبارت سے ظاہر ہے کہ تھانوی کا عقیدہ تو یہ ہے یہ محض عیاری مکاری وحیل و فریب و تقیہّ ہے اور تھانوی کے بزرگوں کی بھی عبارت دیکھ چکے ایک عبارت اور دیکھ لیجئے جس سے تھانوی کا تقیہ اور فریب کاری واضح تر ہو جائے۔ تھانوی کے بزرگ گنگوہی نے براہین میں شیطان کے علم محیط ارض نصوص سے ثابت مانا اس کا علم وسیع جانا اور اس علم محیط ارض کو حضور کیلئے ماننے کو شرک کروانا صاف کہدیا کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک

ثابت کرتا ہے،، ہماری اس تحریر سے واضح ہو گیا کہ وہابیہ تقیہ بازی کرتے ہیں جب پیر جی کی تقیہ بازی کا یہ عالم ہے تو پھر مرید کا کیا پوچھنا تھانوی کا وہ مرید جو الموڑہ آیا ہے پہلے اُس نے جب تک تقیہ کی ضرورت نہ سمجھی اپنی وہابیت کا نشان ظاہر کرتا رہا پھر جب اُسے اس کی ضرورت ہوئی تو اپنے تھانوی پیر کی سنّت اختیار کی جو طریقہ تھانوی کا کانپور میں تقیہ کا رہا اسی پر اس نے بھی عمل کیا مگر وہابیت کی چال سے اب بھی نہ چوکا عوام پر جال اب بھی پھینکتا رہا یعنی یہ جتا کر کہ میلاد شریف پڑھتا ہوں قیام کرتا ہوں مگر اُسے اعتقاداً ضروری نہیں جانتا۔ حضور کے علمِ غیب کا قائل ہوں مگر عطائی سمجھتا ہوں یعنی عوام کو فریب دیتا ہے کہ اہلسنّت مجلسِ میلاد مبارک کو فرض یا واجب اعتقاد کرتے ہیں اور دیوبندی مجلسِ مبارک کے سن کر نہیں انھیں اس بات کا انکار ہے کہ مجلس مبارک فرض یا واجب ہے، اور دھوکا دیتا ہے کہ اہلسنّت معاذ اللہ حضور کیلئے علمِ غیب ذاتی کے قائل ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جل جلالہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوبندی اسی کا انکار کرتے ہیں انھیں اس کا انکار نہیں کہ حضور کو علمِ عطائی ہے، یہ اس تھانوی مرید کا تقیہ در تقیہ ہے۔

غرض باتفاق فریقین اُس شخص کے پیچھے نماز حرام۔ ہمارے نزدیک یوں کہ وہ جب وہابی ہے تو وہابی کے پیچھے نماز نادرست اور فرض کیا جائے کہ وہ وہابی نہیں۔ مگر جب وہ تھانوی وغیرہ پیشوایان وہابیہ کے ان اقوال بدتر از ابوال پر مطلع ہو کر اُن کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے سے کافر ہے اُسے اُس پر ایمان نہیں فقط اتنا ہی نہیں کہ انھیں بعد اطلاع مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنا پیر پیشوا بھی مانتا ہے۔ حالانکہ وہ اقوال نجس تر از ابوال ایسے ہیں جن پر علمائے عرب و عجم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ جو ان پر مطلع ہو کر قائلین کے کفر و استحقاق عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جیسے قادیانی کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں اُس کے اقوال

پر مطلع ہو کر شک و تردد ادنیٰ تامل کرنے والا تو قادیانی کو پیر و پیشوا جاننے والا جیسا کافر ہے۔ ویسا ہی تھانوی پیر پیشوا ماننے والا۔ یوہیں گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی کو تو اُس کے پیچھے نماز ایسی ہی ہے جیسی قادیانی کے پیچھے۔ صرف اس صورت میں کہ وہ نہ خود وہابی ہو نہ ان لوگوں کو بعد اُن کے کفریات پر اطلاع کے مسلمان جانے اُس کے پیچھے نماز کی اجازت ہو سکتی ہے جبکہ وہ امامت کا اہل ہو اور وہابیہ، دیوبندیہ کے نزدیک تو بہر حال اُس کے پیچھے نماز ناجائز۔ اگرچہ وہ انھیں میں کا ایک ہو جبکہ اُس نے علم غیب عطائی کا قول کیا اور مجلس مبارک پڑھی، قیام کیا کہ اوپر معلوم ہو چکا کہ پیشوایان وہابیہ، دیوبندیہ کے نزدیک ایسا شخص کافر مشرک ہے اور کافر مشرک کے پیچھے نماز باطل بجائے درود شریف اُس کا یہ اختصار صلعم یا صرف ص یا علیہ السلام کے بجائے ع لکھنا جائز نہیں۔ تھانوی کو جس نے شان سرکار، سرکار ابد قرار دونوں عالم کے باذن المولیٰ تعالیٰ مالک و مختار دونوں جہان کے تاجدار شہنشاہ ذی وقار سلطان والا تبار بادشاہ عرش پائیگاہ حبیبِ خدا سردار انبیا علیہ التحیۃ والثنا کی شان ارفع و اعلیٰ میں بکی مولنا لکھنا حرام ہے واللہ الہادی وولی اللہ یادی وہو تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری رضوی غفرلہٗ